# پلاسٹک سرجری کے بارے میں فقہ اسلامی کا موقف

# The Position of Islamic jurisprudence about Plastic Surgery

**Dr. Souaad Muhammad Abbas**
Assistant Professor, Quran & Tafseer, Faculty of Arabic & Islamic Studies.
AIOU:
souaadabbas@hotmail.com

**Abstract**

There are many Religious texts in *Shariah* perspective in which the adoption of beauty and adornment have been encouraged and some actions have been permitted for this purpose, but some actions have also been prohibited and the perpetrators of some actions have been cursed, if it has also been done it will be considered as one of the major sin. The debate in this article is closely related to the adoption of beauty. Because adornment depends on the external change and Modern man considers it necessary to decorate the appearance. Present study highlights the rulings of Islamic jurisprudence regarding plastic surgery. This is an analytical based on secondary sources: books articles and online sources. The study suggests that following acts are forbidden because they have change of creation and makes it necessary not to agree with Allah Ta'ala's division of beauty. It falls under the category of *hadiths* in which it is forbidden to rub the body, to scratch the eyebrows, to break one's teeth, to make one's hair longer by braiding. This change will be predicated on them. There is an aspect of deception and deception in it and it necessitates reformation. This process is not without many risks. It has been mentioned in some hadiths that the Messenger of Allah (peace and blessings of Allah be upon him) forbade peeling the body. In this process it is necessary to touch and see the private parts without any demand or need.

**Keywords:** Plastic surgery, Permissible, Craft, Adornment, Islam, Islamic Jurisprudence.

بنی آدم پر اللہ تعالی کا احسان عظیم ہے کہ اسے تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا"[1]

" اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انکو خشکی اور تری میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی"۔ اور اسے حسین صورت اور خوبصورت شکل وشباہت عطا کی ہے۔

فرمان باری تعالی ہے :

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيم" [2]

" کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے"

اور یہ بھی فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ"[3]

" اے انسان تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا؟ وہی تو ہے جس نے تجھے بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا اور تیری قامت کو معتدل رکھا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا"۔

اللہ تعالی نے بھی زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ[4]

" اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے آپکو مزین کیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا" اور اللہ تعالی نے حسن وجمال کو اپنی صفات میں سے قرار دیا ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن الله جميل ويحب الجمال"[5]

---

[1] الإسراء 70.
Al-Isra

[2] التين 4.
Al-Teen 4

[3] الإنفطار 6.
Al – Infitar 6

[4] الأعراف 31.
Al –Airaf 31

"بے شک اللہ تعالی جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے"۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وجمال اور صفائی کے بارے میں فرمایا:

"خمس من الفطرة: قص الشارب، وتقليم الأظفار، ونتف الإبط، والاستحداد، والختان"[6]

"پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھ کترنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود سرمہ، کنگھی، تیل، لباس اور خوشبو وغیرہ کے ذریعے زینت اختیار فرماتے۔ ان نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ ہمیں زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم دیتی ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور تجمل کے تمام ذرائع استعمال کرنے کا حکم دیتی ہے۔ آدمی کے لیے ہر وہ فعل جائز ہے جس سے اس کے جسم کی خوبصورتی اور رونق میں اضافہ ہو، روح کو بشاشت اور راحت حاصل ہو۔ دوسروں کی نظر میں اسکی عزت بڑھے۔ لوگ اسے پسند کریں اور اسکا اقبال بلند ہو۔

لیکن یہ ترغیب اور اباحت علی الاطلاق نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ نے اسراف غلو سے منع فرمایا ہے۔ ایسی نصوص بھی وارد ہوئی ہیں جن میں جمال وزینت اختیار کرنے کے لیے بعض افعال سے منع کیا گیا ہے اور اسی طرح بعض افعال کے مرتکبین پر لعنت کی گئی ہے اور ان افعال کو کبیرہ گناہوں میں سے شمار کیا گیا ہے۔

ہماری اس بحث کا جمال اور زیب وزینت اختیار کرنے کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ چونکہ زیب وزینت جسم پر ظاہری تغیر و تبدیلی پر منحصر ہے اور انسان کا نظریہ بن چکا ہے کہ وہ ظاہری شکل وشباہت کو آراستہ کرنے کو ہی ضروری سمجھتا ہے اور جسم کو لکڑی کے ٹکڑے کی طرح سمجھتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کہیں سے اس پر نقش ونگار کر کے اسے چمکدار بنائے اور کہیں سے اسے رگڑ کر کور کہیں سے اس کو رگڑ کر اپنی من پسند وضع اختیار کرے۔

---

[5] القشيرى، مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، دار إحياء التراث العربى – بيروت، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر و بيانه، حديث 147.

Al – Qasheeri , Muslim Bin Hijaj , Sahih Muslim , Beroot kitab ul Iman , Hadis, 147

[6] الشيبانى، احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، (المتوفى: 241ھ)، تحقیق: شعيب ارنؤوط، اشراف: عبد الله بن عبد المحسن التركى، مؤسسة الرسالة، طبع: اولى، 1421 ھـ - 2001 م، حدیث نمبر: 10338۔

Al-Shebani ,Ahmed Bin Hambal , Hadis no : 10338

ہم اپنے اس مقالہ میں عصر حاضر کے ایک اہم موضوع "پلاسٹک سرجری" کے بارے میں بحث کریں گے اور اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے کہ کیا یہ مباح و مستحسن افعال کی قبیل سے ہے یا منہی عنہا افعال میں سے ہے؟اور اگر یہ جائز ہے یا ممنوع تو کیا یہ حکم تمام اقسام کے لیے یکساں ہے یا بعض اقسام کے ساتھ خاص ہے؟اور اگر یہ بعض اقسام کے لیے جائز ہے اور بعض کے لیے نہیں تو وجہ تفریق کیا ہے؟ نیز مختلف اقسام کے درمیان فرق کرنے کے لیے کیا قواعد ضوابط ہیں؟اس مقالہ میں ہم ان تمام سوالات کا جواب اختصار سے دینے کی کوشش کریں گے۔

## پلاسٹک سرجری کا مفہوم اور اسکی اقسام

پلاسٹک سرجری کی لغوی تعریف

عربی میں پلاسٹک سرجری کو"الجراحة التجميلية" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جراحة لغت میں"جرح"سے مشتق ہے۔کہا جاتا ہے۔ جرحه يجرحه جرحا،"جب کسی اسلحہ کے ساتھ اس میں اثر کیا ہو"۔

"والجراحة: اسم الضربة أو الطعنة، والجمع جراحات وجراح، على حد دجاجة ودجاج[7]."جراحت ضرب یا نشانے کو کہتے ہیں۔اسکی جمع "دجاجة" اور "دجاج" کے وزن پر جراحت یا جراح آتی ہے۔

تجمیل لغت میں جمال سے مشتق ہے۔علامہ زبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں:

الجمال: الحسن يكون في الخلق[8]

جمال ایسے حسن کو کہتے ہیں جو کسی شخص کے فعل اور اسکی خلقت میں ہوتا ہے۔

تجمل،جمال اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ تجمل تجملا:یعنی زینت اختیار کی۔

اور اسی بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

---

[7] لسان العرب، ابن منظور الإفريقى (المتوفى: 711هـ)، الناشر: دار صادر – بيروت، الطبعة: الثالثة – 1414 هـ، ج2، ص422، ماده "جرح".

Lisan ul Arab , Ibne Manzoor Al Afriqi ( Al-Matofi , 711H) Vol.2 , Pg 422

[8] الزبيدى، تاج العروس من جواهر القاموس، المؤلف: محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق، أبو الفيض، الزَّبيدي (المتوفى: 1205هـ)، دار الهداية، ج28، ص236.

Al –Zaidi , Taj ul Uroos man jawaher al-Qamoos , pg : 236

"ولکم فیہا جمال حین تریحون وحین تسرحون"[9]

سب سے بہترین لغوی معنی جو پلاسٹک سرجری پر دلالت کرتا ہے وہ تاج العروس میں ہے۔ امام راغب کہتے ہیں: الجمال: الحسن الکثیر۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک ایسا جمال جو کسی انسان کی ذات، بدن یا فعل کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ دوسرا وہ حسن ہے جو اس کے علاوہ دوسرے لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسی بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إن الله جميل ويحب الجمال"[10] بے شک اللہ تعالی جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے[11]۔

## طبی تعریف:

اطباء نے پلاسٹک سرجری کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے کہ وہ سرجری جو جسم کو ظاہری طور پر خوشنما بنانے کے لیے یا اس کو بہتر اور مزید کارآمد بنانے کے لئے کی جاتی ہے جب اس میں کسی طرح کا عیب آجائے خلقی ہو یا حادثاتی[12]۔ اس تعریف سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کاسمیٹک سرجری کا مقصد متاثرہ شخص کے جسم کی ظاہری صورت کو بہتر بنانا اور بیماریوں سے متاثر ہونے والے اعضاء کے کام میں بہتری لانا ہوتا ہے۔

اگر کسی شخص کے اعضاء کی بناوٹ میں کوئی ایسا عیب یا نقص ہو جو اسکے کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ یا نفسیاتی پریشانی کا سبب ہو تو یہ سرجری ان اعضاء کی ظاہری صورت اور افعال میں بہتری لانے کے لیے کی جاتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پلاسٹک سرجری میں بہت زیادہ ارتقاء واقع ہوا ہے۔ مصریوں اور ہندوستانیوں نے اسے

---

[9] النحل: 61.

Al-Nahel 61

[10] القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، ناشر: دار إحياء التراث العربی – بیروت، کتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، حديث147.

Al – Qasheeri , Muslim Bin Hijaj , Sahih Muslim , Hadis 147

[11] الزبیدی، تاج العروس، ج28، ص236.

Al –Zaidi , Taj ul Uroos man jawaher al-Qamoos , pg : 236

[12] أحكام الجراحة الطبية والآثار المترتبة عليها، محمد بن محمد المختار الشنقيطي، مكتبة الصحابة، جدة، الطبعة: الثانية، 1415 هـ - 1994 م، ص 183.

Ahkaam ul jarahat ul tayibat wal Asaar , pg 183

استعمال کیا۔ آج یہ اس حد تک پھیل گئی ہے کہ اس نے انسان کو گویا ایک لکڑی کی طرح بنا دیا ہے جس میں کھدائی کر کے اپنی مرضی سے نقش و نگار کر لیں اور مختلف اجزاء کو جوڑ کر من پسند شکل و صورت حاصل کر لیں۔

اطباء کے نزدیک پلاسٹک سرجری کی دو اقسام ہیں:

**ضروریہ:**

یہ اعضاء کے تلف ہونے، ان میں عیب اور نقص پیدا ہونے اور خرابی واقع ہونے کی صورت میں کی جاتی ہے۔

**اختیاریہ:**

یہ جسم کی شکل وشباہت کو حسین بنانے کے لیے کی جاتی ہے۔

## فقہی تعریف:

فقہ اسلامی میں سرجری کی تعریف کرنے کے لیے ڈاکٹروں کے ہاں سرجری کی دو قسموں کے درمیان فرق کرنا لازمی ہے۔ انکے ہاں دونوں قسموں یعنی جراحت ضروریہ اور جراحت حاجیہ (جسکی ضرورت کم ہو) کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، حالانکہ فقہی اعتبار سے ان دونوں قسموں کا حکم مختلف ہے۔ ہم اسکی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

یہ وہ آپریشن جو جسم کے پیدائشی یا حادثات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عیوب کی درستگی کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ زندگی بچ جائے اور اعضاء اپنا کام سر انجام دیتے رہیں یا جسم پر عیوب اور پیدائشی نقائص کو زائل کر کے اسکو خوبصورت بنانا یا اپنی خاص طبیعت کے مطابق جسم کی زیب و آرائش کرنا۔

پس علاج کی پہلی قسم جراحت ضروریہ ہے جس کا مقصد زندگی اور جسم کی حفاظت ہے۔ دوسری قسم جراحت حاجیہ جس کا مقصد جسم میں پیدا ہونے والے ایسے عیوب اور نقائص کو زائل کرنا ہے جنکا ضرر پہلی قسم سے کم ہو۔ اور تیسری قسم جراحت تحسینیہ ہے جس کا مقصد جسم میں تغیر و تبدل کر کے مزید خوبصورتی پیدا کرنا ہے۔

پلاسٹک سرجری کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر الہام بنت عبد اللہ باجنید لکھتی ہیں کہ "وہ آپریشن جو جسم کے ظاہری اجزا میں سے کسی جزو یا اس کے فعل کو خوشنما بنانے کے لیے اس وقت کیا جاتا ہے جب اس میں کوئی عیب، تلف یا بگاڑ پیدا ہو جائے[13]"۔

---

[13] مجلة البحوث الفقهية المعاصرة، العددا لسابع والعشرون، ص301، بحوالة الموسوعة الطبية الحديثة، ج3، ص454۔

زمانہ قدیم میں اس طریقہ علاج کی حیثیت ایک ہنر کی سی تھی جسے کسی استاد سے سیکھا جاتا تھا لیکن سرجری کو ایک علم کا درجہ سترہویں اٹھارہویں صدی عیسوی سے پہلے نہیں ملا تھا[14]۔

## فقہ اسلامی میں پلاسٹک سرجری کی اقسام

پلاسٹک سرجری برائے ضرورت:

پلاسٹک سرجری برائے ضرورت کی بہت سی اقسام ہیں جن کا مقصد خرابیوں کا تدارک کرنا ہوتا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

1. ہونٹوں اور جبڑوں کی بھرائی۔
2. ناک، کان اور جبڑوں کے امراض جیسے ٹیومرز اور انفیکشنز کی مرمت۔
3. جلدی خرابیاں جیسے ٹیومرز، جسم کا جل جانا یا زخم بننا اور اعضاء کا تلف ہونا جیسے بازو وغیرہ۔
4. موٹاپا جو شخص کو خطرہ سے دوچار کر دے۔
5. جنسی اعضاء کی اصلاح۔
6. بعض اعضاء کے تلف ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمی کو دور کرنے کے لئے چہرے کی مرمت کرنا۔

جسم کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اور جان کی حفاظت کے لئے درج بالا قسم کی سرجریاں کرنا ضروری ہیں اگرچہ ظاہری طور

وہ آپریشن جو جسم کے ظاہری اجزاء میں سے کسی جزو کو خوشنما بنانے کے لیے ہوتا ہے جب اس میں کوئی عیب طلب بگاڑ پیدا ہو جائے۔

پلاسٹک سرجری بربنائے حاجت:

کچھ انواع ایسی ہیں جن میں سابقہ اقسام کی نسبت کا خطرہ درپیش ہوتا ہے جیسے:

1. انگلی کا کٹ جانا یا زائد دانت کا اگنا۔
2. چھائیوں کو مٹانا اور ٹیٹوز بنانا۔

Majlat ul Bahoos Al Fiqiat ul Muasirah , vol.3 pg 454

[14] ایضاً، ص 422.

Ibid , pg 422

3. آرگن ٹرانسپلانٹیشن۔

4. دانتوں کو سیدھا کرنا۔

5. مصنوعی اعضاء لگانا۔

یہ تمام سرجریاں پلاسٹک سرجری کی اقسام میں سے ہیں ان کا ضرر اور انکی ضرورت نسبتاً کم ہے۔

## پلاسٹک سرجری برائے تزئین وتحسین

بسا اوقات پلاسٹک سرجری کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اعضاء کی ساخت میں مناسب تبدیلی کرکے انسان کی ظاہری ہیئت کو خوب صورت اور پرکشش بنایا جائے۔ اسی طرح عمر ڈھلنے کے ساتھ انسان کے اعضاء میں ڈھیلا پن اور کچھ بدہیئتی آجاتی ہے پلاسٹک سرجری کے ذریعے اس کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آج کل زیادہ تر وہ سرجری رائج ہے جس میں جدید ٹیکنالوجی اور آلات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ سرجری اس قسم کی ذریعے جو کام سرانجام دیے جاتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

1. بالوں کا اگانا یا اکھاڑنا۔

2. جھریوں کو صاف کرکے چہرے اور گردن کی تزئین کرنا۔

3. ناک، کان یا ٹھوڑی وغیرہ کو سیدھا کرنا۔

4. ہونٹوں کو بڑا یا چھوٹا کرنا۔

5. پستان کو حسب ضرورت بڑا یا چھوٹا کرنا۔

6. جسم کو گودنا۔

7. آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں، دھبوں اور جھریوں کو دور کرنا۔

8. ڈھلک جانے والی پلکوں کو درست کرنا۔

9. پیٹ، پیٹھ، کمر، کولہے اور ٹھوڑی وغیرہ کے آس پاس جسم کو سن کرکے زائد چربی کو زائل کرنا۔

10. لٹک جانے والے پیٹ کو درست کرنا۔

## پلاسٹک سرجری کا حکم

پلاسٹک سرجری برائے ضرورت کا حکم اور مشروعیت:

پلاسٹک سرجری برائے ضرورت کی مشروعیت پر کتاب وسنت میں سے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا"[15]

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انکو خشکی اور تری میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی"۔

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيم" [16]

"کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے"۔

"الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ"[17]

"وہی تو ہے جس نے تجھے بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا اور تیری قامت کو معتدل رکھا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا"۔

## وجہ دلالت

اللہ تعالی کا انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت دینا، اسے عزت عطا کرنا، عقل و فہم اور خوبصورت شکل و صورت سے نوازنا اس کے شرف وعلو پر دلالت کرتا ہے۔(اسے خود مکمل کرنا ہے)

## سنت مطہرہ

بہت سی احادیث پلاسٹک سرجری کے جواز پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

## ناک کو خوبصورت بنانا

ایک مشہور حدیث جس سے پلاسٹک سرجری کے جواز پر استدلال کیا جاتا ہے۔وہ عرفجہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ یوم کلاب کو انکی ناک زخمی ہو گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگالی اس میں بو پیدا ہو گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ وہ سونے کی ناک بنوا کر لگالیں[18]۔

---

[15] الاسراء:70.

Al- Isra 70

[16] التين: 4.

Al –Teen 4

[17] الإنفطار:6.

Al –Infitar 6

### وجہ دلالت

یہ واقعہ جسمانی خرابیوں کی اصلاح اور پلاسٹک سرجری کے ذریعے ان کی مرمت کرنے کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ رضی اللہ عنہ کو چاندی سے ناک بنوانے کا حکم فرمایا جب اس میں بو پیدا ہو گی تو اسے سونے کی ناک سے بدلنے کا حکم فرمایا کیوں کہ اگر ان کی ناک کی مرمت نہ کی جاتی تو وہ ضرر میں مبتلا ہو جاتے۔ اس طرح یہ حدیث پلاسٹک سرجری برائے ضرورت کے جواز پر دلیل ہے۔

## پلاسٹک سرجری کرانے کا حکم

درج بالا دو دلیلوں کی روشنی میں ہم پلاسٹک سرجری برائے ضرورت کو ایسے علاج معالجہ میں شمار کر سکتے ہیں جسکی شریعت نے اجازت دی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ:

1. چونکہ علاج شریعت اسلامیہ میں مباح ہے اس لیے پلاسٹک سرجری کا حکم بھی وہی ہو گا۔
2. مقاصد شریعت میں سے جان کی حفاظت کرنا اور اعضاء کو تلف ہونے سے بچانا بھی ہے پلاسٹک سرجری ان مقاصد کی حفاظت کرتی ہے۔
3. کیونکہ پلاسٹک سرجری سے مختلف قسم کے ضرر اور عیوب کا ازالہ ہوتا ہے اور جسم کے نقائص (جیسا کہ جلنے سے خراب ہونے والے اور اعضاء کے تلف ہونے سے پیدا ہونے والے) کی کمی پوری ہوتی ہے۔
4. شریعت کے قواعد میں سے ایک قاعدہ یہ بھی ہے۔ "الضرر يزال "ضرر کا ازالہ کیا جائے۔ اور ایسا ضرر جو سرجری کے بغیر زائل نہیں ہوتا اسے پلاسٹک سرجری سے زائل کیا جائے۔
5. "المشقة تجلب التيسير "مشقت آسانی لاتی ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ جسمانی خرابیاں نفسیاتی مشکلات کو مستلزم ہیں انکا ازالہ کیا جانا ضروری ہے۔
6. یہ اصلاحات تغییر فی خلق اللہ جنکے بارے میں نہی وارد ہوئی ہے ان میں سے نہیں ہیں اسلیے انکو علاج ہی سمجھا جائے۔

---

[18] سنن أبي داود، أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م، كتاب الخاتم، باب في ربط الأسنان بالذهب، ج6، ص275، حديث نمبر: 4332.
Sinan Abhi Dawood , Abu Dawood Suleman Bin Al-Ashash , Vol.6 ,pg 275 , Hadis 4332

## پلاسٹک سرجری بربنائے حاجت کا حکم اور قدیم فقہاء

دانتوں اور زائد انگلیوں کو کاٹنا:

اگر کسی شخص کے ہاتھ میں زائد انگلی ہوئی یا منہ میں اضافی دانت ہو تو ایسی انگلی کو کاٹنا یا ایسے دانت کو اکھاڑنا جائز ہے یا نہیں؟اس سلسلے میں فقہاء کا اختلاف ہے اور یہ اختلاف اس امر پر مبنی ہے کہ آیا زائد انگلی یا اضافی دانت تخلیق حقیقی ہیں یا انسان کی خلقت میں نقص اور عیب کی حیثیت رکھتے ہیں، جن حضرات کے نزدیک یہ حقیقی تخلیق کا حصہ ہیں انہوں نے اضافی انگلی کٹوانے کو ناجائز قرار دیا ہے۔

**پہلا قول:** عدم جواز کے قائلین میں امام احمد ابن حنبل سر فہرست ہیں، الانصاف میں ہے:

"لا تقطع الإصبع الزائدة نقله عبد الله عن أحمد"[19]۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عورت کے لیے اپنی اس خلقت میں سے خوبصورتی کی غرض سے کچھ بھی بدلنا جائز نہیں جس میں اللہ نے کمی یا زیادتی کی ہے شوہر کے لیے اور نہ ہی غیر کے لیے۔ جیسے کسی کا دانت زائد ہو اور وہ اسے اکھاڑ دے یا لمبا ہو اور اسے رگڑ کر چھوٹا کر دے۔ یہ تمام افعال منع ہیں اور تغییر خلقت کے دائرے میں آتے ہیں[20]۔

امام طبری کے مذکورہ بالا اقتباس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی زائد دانت نکلوانا یا اضافی انگلی کٹوانا جائز نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے اس کی اجازت اس وقت دی ہے جب کہ اضافی انگلی یا دانت کی وجہ سے انسان کو کوئی تکلیف پہنچ رہی ہو یا کھانے پینے میں پریشانی ہوتی ہو[21]۔

شیخ محمد مختار شنقیطی نے بھی اپنی کتاب "أحكام الجراحة الطبية"[22] میں یہ بات کہی ہے۔ ان فقہاء کا استدلال درج ذیل نصوص سے ہے۔

---

[19] المرداوی،الإنصاف فی معرفة الراجح من الخلاف، ج1، ص123.
Al – Murdawi , Al-Insaf fi marfat Al Rajae man Khilaf , Vol. 1 pg 123

[20] ایضا ، ج1، صہ123.
Abid vol. 1 pg 123

[21] فتح الباری، ابن حجر، جلد10، ص377۔
Fateh Al –Bari , Ibne Hijr , Vol. 10 pg 377

[22] أحكام الجراحة الطبية،ص306-307.
Ahkam ul Jarahatul Tayyaba , pg 306, 307

**اول:** اللہ تعالی نے ابلیس لعین کے بارے میں فرمایا:

"وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ"[23]

"انہیں سمجھاتا رہونگا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑتے رہیں گے"۔

**دوم:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل لوگوں پر لعنت فرمائی:

"لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الواشمات والمستوشمات، والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله"[24]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنے والی، گودنا گودوانے والی، چہرے کے بال اکھارنے والی اور دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والی اور اللہ کی فطرت کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"۔

یہ دونوں نصوص تغییر فی خلق اللہ کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ انگلیوں کا کاٹنا یا دانتوں کو چھوٹا کرنا تغییر خلقت ہے اور اس تغییر کا مرتکب سنت مطہرہ میں ملعون ٹھہرایا گیا ہے۔

یہ عدم جواز کا حکم اس وقت ہے اگر انسان کا ارادہ صرف ظاہری حسن کا ہو ان عیوب کو ختم کرنا صرف دکھلاوے کے لئے ہو تاکہ انسان اچھا لگے تو اس صورت میں بظاہر یہ کام درست نہیں ہاں اگر روزمرہ کے کام کاج میں رکاوٹ کا باعث ہو جس کی وجہ سے پریشانی کا سامنا ہو، جیسے زاید یا لمبے دانت کی وجہ سے کھانے میں دشواری ہوتی ہے یا زائد انگلی سے کوئی جسمانی اذیت لاحق ہوتی ہو[25]۔

**دوسرا قول:** بہت سے فقہائے حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ ان زائد اعضاء کو کاٹنے کے جواز کے قائل ہیں انکے نزدیک یہ تخلیق حقیقی پر زیادتی، عیب اور نقص شمار ہوتے ہیں اسلیے انکو زائل کرنا جائز ہے[26]۔

---

[23] النساء:119-

Al-Nisah 119

[24] النسائی، سنن نسائی، أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، ، تحقيق: عبد الفتاح ابو غده، ناشر: مکتب المطبوعات الإسلامیہ– حلب، طبع دوم-1986، كتاب الزينة، حديث5099.

Al-Nisai , Sinan Nisai ,Ahmed Bin Shoaib Bin Ali Al-Khrasani ,Hadis 5099

[25] احکام القران للقرطبی ،جلد 5، صفحہ 393-

Ahkam Ul Quran al Qatabi , vol.5 . pg 393

[26] الشربيني، شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشافعي (المتوفى: 977هـ)، مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1415هـ - 1994م، ج5، ص261.

Al-Sherbaini,Shamsudin, Dar-Al-kutbul Almiyah,1415-1994,Vol, 5,pg261.

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"إذا أراد الرجل أن يقطع إصبعا زائدة أو شيئا آخر قال نصير رحمه الله: إن كان الغالب هو النجاة فهو في سعة من ذلك"[27]

جمہور فقہانے چونکہ زائد انگلی کو نقص اور عیب شمار کیا ہے، اسی لئے اگر کوئی شخص دوسرے کی زائد انگلی کو عمداً یا خطاً کاٹ دے تو انکے نزدیک انگلی کی دیت واجب نہیں ہوتی بلکہ بعض فقہاء نے تو اس جنات کو ہدر شمار کیا ہے اور کسی قسم کا کوئی تاوان جانی پر واجب نہیں کیا ہے۔ چنانچہ فقہ شافعی کی مشہور کتاب الحاوی الکبیر میں الامام ماوردی لکھتے ہیں:

"أو يكون كقطع إصبع زائدة أو قطع سن شاغبة أو نتف لحية امرأة فقد أذهبت الحنابلة شينا وأحدث جمالاً ففيها وجهان: أحدهما وهو قول أبي العباس بن أبي سريج أن لا أرش لها وتكون هدراً لأنها لم تحدث نقصا، والوجه الثاني وهو قول أبي إسحق المروزي أنها تضمن ولاتكون هدراً"[28]

ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

"وإن كانت يد القاطع والمجني عليه كاملتين، وفي يد المجني عليه إصبع زائدة، فعلى قول ابن حامد، لا عبرة بالزائدة؛ لأنها بمنزلة الخراج والسلعة[29]"

ڈاکٹر محمد عثمان شبیر[30] اور ڈاکٹر محمد عبدالحی[31] وغیرہ کی بھی یہی رائے ہے ان کا استدلال یہ ہے۔ کیونکہ

---

[27] الفتاوى الهندية، ج٥، ص٣٦٠-

Al-Fatawa hindi, vol.5, p.360.

[28] الماوردى، الحاوى الكبير، علي بن محمد، ج١٤، ص٣٠٣-

Al-Mawardi, Al-Hawi al-kabeer, Ali bin Muhammad, vol. 14, p.303.

[29] ابن قدامة، المغني لابن قدامة، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، (المتوفى: 620هـ)، مكتبة القاهرة، 1388هـ - 1968م، ج8، ص.374

Ibn Qudama, Al-Mugni Labin Qudama,Abu Muhammad Mufaq Al-din Abdul Allah Bin Ahmed Bin Muhammad Bin Qudama Al-Maqmili al-Maqdisi, (died:620AH),1388AH-1968AD, vol.8, pg .374.

[30] مجلة كلية الشريعة الإسلامية بالكويت، عنوان: أحكام التجميل في الفقه الإسلامي، عدد9، سنة1987، ص203.

Journal of Islamia College,Kuwait,Al- Akhmat Al-Azhar in Fiqh Al-Islam i, number 9 , 1987 ,p.203.

[31] الفكر الإسلامي والقضايا الطبية المعاصرة، ص135.

1. یہ زائد اعضا خلقت میں عیب اور نقص ہیں ان کو کاٹنے سے حسن وجمال میں اضافہ ہوتا ہے[32]۔
2. یہ زوائد شخص کے لئے نفسیاتی ضرر یا پیشہ ورانہ کام میں ضرر کا سبب بنتے ہیں[33]۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ اصول سمجھ میں آتا ہے کہ جسم میں ایسی تبدیلی کرانا کہ جس سے کوئی نقص یا عیب ختم ہو جائے تغییر خلق اللہ کے دائرے میں نہیں آتا پھر جس طرح خلقی عیب جیسے زائد انگلی کو کٹوانا جائز ہے، اسی طرح ہر ایسے عیب کا ازالہ بھی درست ہے جو کسی حادثے کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو۔

جواز کے راجح ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

شریعت کا قاعدہ ہے کہ "الضرر يزال "ضرر کو زائل کیا جائے۔

شریعت کا قاعدہ ہے."المشقة تجلب التيسير" کہ مشقت آسانی لاتی ہے۔

یہ کاٹنا علاج معالجے کے حکم میں ہے۔

یہ تغییر خلقت کے دائرہ کار میں نہیں آتا ہے یہ ایک زائد ہے جنسی در کا سبب ہے زائل کرنے کا کام ہے۔

اس کیلئے کچھ شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1. زائد عضو خلقت اصلی پر زائد ہو۔
2. زائد مؤدی إلی الضرر ہو۔
3. متاثرہ شخص یا اسکا ولی اس عضو کے کاٹنے کی اجازت دے۔
4. اس سے بڑا نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

**بعد میں پیدا ہونے والے زائد اعضاء کو کاٹنا:**

فقہاء کا جسم میں بعد میں پیدا ہونے والے زوائد جیسے گلٹیوں اور ٹیومرز وغیرہ کے کاٹنے پر اتفاق ہے[34]۔وہ اسے زوائد علی الخلقت اور جسم کے لیے ضرر رساں خیال کرتے ہیں۔ ان حادثاتی زوائد پر ہر قسم کی ابھرنے والی چربی، ٹیومرز (اچھے ہوں یا برے) اور مسوں کو قیاس کیا جاتا ہے۔ کیونکہ

Islamic Thought and Medical Issues, p.135.

[32] أيضا، ص24-

Ibid ,pg.24.

[33] أيضا، ص135-

Abid, pg.135.

1. یہ مشروع علاج معالجہ کی قبیل سے ہے۔
2. جسمانی اور نفسی ضرر کے ازالہ کے لیے ہے۔
3. شخص سے حرج اور مشقت کو دور کرنا ہوتا ہے۔
4. اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے تغییر فی خلق اللہ لازم آئے۔

## دانتوں کو سیدھا کرنا

دانتوں کو باندھ کر یا جوڑ کر ان میں ہونے والے نقصان اور بدہیئتی کو درست کرنا جائز ہے[35]۔

کیا دانتوں کو سونے کے ساتھ باندھا جائے یا چاندی کے ساتھ اس میں علماء کا اختلاف ہے اور راجح جواز ہے۔اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

- عرفجہ رضی اللہ عنہ کی پچھلی حدیث جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دی۔
- کیونکہ یہ حاجت بمنزلہ ضرورت ہے۔
- صحابہ کرام کے فعل کی وجہ سے کیونکہ انہوں نے سونے کے ساتھ اپنے دانتوں کو مضبوط کیا[36]۔

## انگلیوں کے مصنوعی پورے لگانا

سونے اور چاندی کے ساتھ انگلیوں کے مصنوعی پورے لگانے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔اس بارے میں ان کے دو قول ملتے ہیں۔

**پہلا قول:** شوافع[37] اور بعض احناف[38] عرفجہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر قیاس کرتے ہوئے اس کے جواز کے قائل ہیں۔ان کے نزدیک شرط ہے کہ پوروں کے نیچے والا حصہ سلامت ہو اور حرکت کر سکتا ہو۔اگر کمزور ہو تو پھر پوروں کا لگانا محض تزئین کے لئے ہو گا اور وہ ناجائز ہے۔

---

34 مغنی المحتاج، ج5، ص261.
Mughni-Al- Muhtaj,Vol.5, pg. 261.

35 فیض القدیر: شرح الجامع الصغیر من أحادیث البشیرالنذیر/محمد الرؤوف، ج3، ص15.
Faiz Al-Qadeer: Sharah Aljame al sagheer , Al-Nazir/Muhammad Rauf,Vol.3,p.15.

36 ابن حجر، مختصر مسند زوائد البزار، ج1، ص 660، حدیث نمبر1202 اور1203.
Ibn –e- Hajar, Zawa'id Al-Bazzar,vol.1, p.660, Hadith No.1202 or 1203.

**دوسرا قول:** مالکیہ[39] اور ابو حنیفہ[40] سونے اور چاندی کے ساتھ مصنوعی پورے لگانے کے عدم جواز کے قائل ہیں مگر ضرورت کے لئے۔ کیونکہ یہ حرام ہے۔

اور راجح یہ ہے کہ عورتوں کے لئے انگلیوں اور تمام اعضاء کے پوروں کا بنوانا مطلقا جائز ہے اگرچہ زینت کے لئے ہو۔ اور مردوں کے لیے سوائے علاج معالجے کے جائز نہیں۔ بنانا جائز ہے (واللہ اعلم)

## وشم کو زائل کرنا

وشم کے معنیٰ ہیں گودنا، جس کا مطلب ہے کہ جسم کے کسی حصے پر سوئی یا اس قسم کی کسی چیز سے باریک سا سوراخ کرنا حتیٰ کہ خون بہنا شروع ہو جائے پھر اس میں سرمہ یا کوئی رنگ بھر دینا۔

فقہاء کا اتفاق ہے کے درج ذیل حالات میں جسم کے داغ صاف کرنا واجب نہیں ہے۔

1. جب تکلیف سے پہلے جسم کو گدوایا ہو۔
2. جب علاج معالجے کی غرض سے جسم گدوایا ہو۔

ان دو کے علاوہ باقی صورتوں میں اس کے ازالہ کے وجوب میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

اختلاف کا سبب موشوم (جسم گودوانے کی جگہ) کے نجس ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ اس لیے اس میں دو قول ہیں۔

---

[37] الرملي، نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، شمس الدين محمد بن أبي العباس أحمد بن حمزة شهاب الدين (المتوفى: 1004هـ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة: ط أخيرة - 1404هـ/1984م، ج2، ص23

Al-Ramli, nihayat ul Muhtaj Illa Sharah Al Minhaj Shams Al-din Muhammad Bin Abi Al-Abbas Ahmed Bin Hamza Shahab Uddin (deceased:1004H),Dar Al-fikr,1404AH/1984 AD, Part 2, pg.23.

[38] الفتاوى الهندية، ج5، ص336.

Al-Fatawi Hindhi,vol.5, pg 336.

[39] النووي، أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف (المتوفى: 676هـ)، المجموع شرح المهذب، دار الفكر، ج4، ص442.

Al-Nawawi,Abu Zakria Mohiuddin Yayyah Bin Sharaf (Died:676 AH0,Al-Majmoo Sharh Al-Mazhab, Dar Al-Fikr, Vol4, pg .442.

[40] الفتاوى الهندية، لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ، ج5، ص336.

Al-Fatawi Hindhi,Nizam Uddin Al-Balkhi,Dar Al-fikr, 1310 AH,vol.5, pg.336.

**پہلا قول:** احناف کا مذہب ہے کہ جب خون جم جائے، زخم درست ہو جائے اور جگہ کو دھو دیا جائے تو جگہ پاک ہو جاتی ہے[41]۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک عورت تھی جس کے ہاتھ گدے ہوئے تھے[42]۔

**دوسرا قول:** شوافع کا مذہب[43] اور احناف[44] کا دوسرا قول ہے کہ گدی ہوئی جگہ نجس ہے اور یہ کہ متعلقہ شخص پر اسے زائل کرنا لازم ہے جب کسی ضرر کا خوف نہ ہو۔

راجح یہ ہے کہ گدا ہوا جسم نجس ہے لیکن اسے زائل کرنا واجب نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ:

1. جلد کے نیچے خون کو روک لینا نجاست شمار ہوتا ہے۔
2. جب وشم کو زائل کرنا ضرر کا باعث نہ ہو تو اسے زائل کرنا مستحب ہے بصورت دیگر معاف ہے جیسا کہ مالکیہ کا قول ہے۔

## جدید پلاسٹک سرجری کے مسائل

جدید پلاسٹک سرجری کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

اضافہ حسن کے لئے طبعی اعضاء کو لگانا جیسے جلد اور انگلیاں۔

مصنوعی اعضاء لگانا پیچھے اس کا ذکر گزر چکا ہے اور آج کل بڑے پیمانے پر رائج ہے.

---

[41] ابن عابدين، رد المحتار على الدر المختار ، محمد أمين بن عمر عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252هـ)، دار الفكر-بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م، ج1، ص330.

Ibn-Aabdin,Al-Dar ul Mukhtiyar,Muhammad Amin bin umar Aabdin Al-damashqi Al-hanfi (died:1252AH),1412AH-1992AD,vol.1, pg. 330.

[42] الهيثمي، أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر (المتوفى: 807هـ)، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، تحقيق: حسام الدين القدسي، الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414 هـ، 1994 م،كتاب اللباس، باب طهارة الوشم، وأنه لا تجب إزالته، ج5، ص170، رقم الحديث: 8871.

Al-Haishmi,Abu Al-hasan Noor Udin Ali Bin Abi Bakar(Died:807AH)Al-Qudsi:1414AH, 1994AD, Kitab Al-Libas,vol.5, pg. 170, Hadith No.8871.

[43] مغنى المحتاج، ج1، ص406.

Mughni Al-Muhtaj ,vol.1, p 406.

[44] رد المحتار على الدر المختار، ج1، ص330.

Rad Al-Mukhtar Ali Al-dar Al-Mukhtar,vol.1,pg. 330.

## ان سرجریوں کا حکم

مذکورہ بالا تمام قسم کی سرجریاں جائز ہیں۔ کیونکہ ان کی حاجت وضرورت واضح ہے۔ اور وہ ہے جسم میں خرابیوں اور عیوب کو دور کرنا، اعضا کے کام کو بہتر کرنا خلقت میں جو نقص اور عیب ہے اس کو دور کرنا۔

مجمع الفقہ جدہ نے ایک انسان کے عضو کو علاج، زیب وزینت، اعضا کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اور نفسیاتی حرج کو دور کرنے کی غرض سے اس کے جسم میں ایک جگہ سے کسی دوسری جگہ منتقل کرنا، یا کسی زندہ یا مردہ انسان کے اعضاء کو ایک زندہ انسان کے جسم میں منتقل کرنا جائز قرار دیا ہے[45]۔

مندرجہ بالا سرجریوں میں لوگوں کی جان کی حفاظت، ان کے اعضاء کی سلامتی اور جسم کے لیے مفید مصلحتوں کا حصول مضمر ہے۔

## سوم: پلاسٹک سرجری برائے تزئین وتحسین

اس میں درج ذیل قسم کی سرجریاں شامل ہیں:

1. وشم
2. جسم سے چربی زائل کرنا
3. دانتوں میں سوراخ کرنا
4. نئے بال لگا کر یا پرانے زائل کرنا
5. کان اور ناک کو چھدوانا
6. پھولی ہوئی رگوں کا علاج کرنا
7. ختنہ کرنا

[45] مجلة مجمع الفقه الإسلامي التابع لمنظمة المؤتمر الإسلامي بجدة، تصدر عن منظمة المؤتمر الاسلامي بجدةأعدها للشاملة: أسامة بن الزهراء، ج6، ص1309.

Journal Mujmaua Al-Fiqh Al-Islami, Altabia Muzamat almotar A-Islami Bujadat :Osama Bn Al-Zahra, vol.6, p1309.

## متذکرہ بالا سرجریوں کا حکم:

## وشم

یہ معلوم شدہ بات ہے کہ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ جسم گودوانا شریعت اسلامیہ میں حرام ہے[46]۔
اس کے بارے میں بہت سے دلائل موجود ہیں۔

عن ابن عمر، رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :

"لعن الله الواصلة والمستوصلة، والواشمة والمستوشمة"[47]

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے بال ملانے والی اور ملوانے والی پر اور جسم گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لعن الله الواشمات والمستوشمات"[48]

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"العين حق ونهى عن الوشم"[49]

---

[46] حاشية ابن عابدين، ج1، ص330، القوانين الفقهية، أبو القاسم، محمد بن أحمد، ابن جزي الكلبي الغرناطي (المتوفى: 741هـ)، المكتبة الشاملة، ص293، نهاية المحتاج، ج2، ص22.

Hasshiyah Ibn-e- Aabidin,vol.1,pg330, Alqawaneen fiqha AbuAl-Qasim,Muhammad Ibn Ahmed,Ibn Jazi Al-Qalbi (Died:741AH),Al-Muqaba Al-Shalima),p 293, Al-Muthaghat, vol.2,pg 22

[47] البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخارى، كتاب اللباس، باب الوصل في الشعر، ج7، ص165، حديث نمبر: 5937.

Al-Bukhari,Muhammad bin Ismail, ktab Al-Libas, Babul Al-Wasl Fee Sha'ar,Vol.7, pg165,Hadith No.5937.

[48] السِّجِسْتاني، أبو داود سليمان بن الأشعث(المتوفى: 275هـ)، سنن أبي داود، تحقيق: شعَيب الأرنؤوط، الناشر: دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م، كتاب الترجل، باب في صلة الشعر، ج6، ص244.

Al-Sjistani,Abu Dawood Suleman Bin Ash'ath(Died:275AH),Shoaib Arnaut,Dar Al-Risalah Al-Almiah, Al tabiat uwla1430AH-2009AD,Kitab Al-Turjal ,vol.6,pg244.

[49] صحيح البخارى، كتاب الطب، باب: العين حق، ج7، ص132، حديث نمبر: 5740.

Sahih Al-Bukhari,Kitab Al-Tib,Vol.7,pg. 132,Hadith No.5740.

"نظر(بد)لگنا حق ہے اور جسم گودنے سے منع فرمایا"

یہ تمام احادیث جسم گودوانے سے منع کرتی ہیں اور واضح کرتی ہیں کہ ان کا مرتکب ملعون ہے۔پاس یہ فعل حرام ہے اور اسکا کرنا جائز نہیں۔اللہ اور اسکے رسول کا اس پر لعنت کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے[50]۔

## جسم سے چربی زائل کرنا

خاص آلات کے ساتھ جسم سے چربی اور کولیسٹرول وغیرہ کو زائل کرنا۔یہ عمل جلد میں چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے کیا جاتا ہے پھر اس میں میٹل ٹیوب داخل کی جاتی ہے پھر اس آلات لگائے جاتے ہیں اور چربی کو کھینچا جاتا ہے۔جب ایک شخص بہت زیادہ موٹاپے کا شکار ہوں یہ حالت رخصت کو موجب ہے بلکہ کبھی یہ ضروری ہو جاتا ہے۔

اگر یہ وزن میں کمی اور خوبصورتی کی غرض سے ہو تو جدید علماء نے اس کے حرام ہونے کا فتوی دیا ہے۔ان کا استدلال درج ذیل نصوص سے ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: "وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ"[51]انہیں سمجھاتا رہونگا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑتے رہیں گے۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے:"لاتبديل لخلق الله"[52]اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔

یہ دونوں آیتیں تغییر خلقت سے منع کرتی ہیں چربی کو زائل کرنا خلقت حقیقی میں تغیر ہے اس سے اللہ تعالی کی تقسیم پر راضی نہ ہونا اور اس پر اعتراض کرنا لازم آتا ہے۔

اور عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[50] نيل الأوطار، محمد بن علي الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ)، تحقيق: عصام الدين الصبابطي، الناشر: دار الحديث، مصر، الطبعة: الأولى، 1413هـ - 1993م، ج6، ص228.

Neil Al-Otar,Muhammad Bin Ali Al-Shokani(Died:1250AH),Essam Udin Al Sibabati,DarAl- Hadith, Awla,1423AH-1993AD, vol.6,pg228.

[51] النساء:119-

Al-Nisa:119.

[52] الروم:30.

Al-Rum:30.

"لعن الله الواشمات والمستوشمات، والمتنمصات، والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله تعالى"[53]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی، گودوانے والی، پیشانی کے بال اکھاڑنے والی، (خوبصورتی کے لیے) دانتوں کے درمیان کشادگی کروانے والی اور اللہ تعالی کی بنائی ہوئی چیز کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"۔

## دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنا

زینت کے لئے دانتوں کے درمیان شگاف پیدا کرنا ان امور میں شامل ہے جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ حدیث میں آیا ہے:

"نہی عن النامصة والواشرة والواصلة والواشمة إلا من داء"[54]

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابروؤں کو نوچ کر باریک بنانے والی، اپنے دانت باریک کرنے والی، بال جوڑ کر لمبے کرنے والی اور جسم گودنے والی کو منع فرمایا ہے مگر علاج کے لئے۔

چناچہ دانتوں کے درمیان خوبصورتی کیلئے مصنوعی طور پر ہلکا فاصلہ پیدا کرنے کو آپ نے ناپسند فرمایا بلکہ ایسی عورتوں پر آپ نے لعنت بھیجی ہے ایسی خواتین کو حدیث میں المتفلجات کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس فعل کا صاحب تغییر فی خلق اللہ کی وجہ سے ملعون ٹھہرایا گیا ہے[55]۔

## بالوں کو خوبصورت بنانا (نئے بال لگا کر، پرانے زائل کر کے یا رنگ کر)

---

[53] صحيح البخارى، كتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن، ج7، ص164، حديث نمبر 5931.
Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Libas,vol7,pg 164,Hadith No 5931.

[54] الشيباني، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، تحقيق: شعيب الأرنؤوط، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م، ، حديث نمبر: 3945.
Al-Shaybani,Abbu Abdullah Ahmed Bin Hanbal(, Hadith No:3945.

[55] رد المحتار على الدر المختار، ابن عابدين، الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252هـ)، الناشر: دار الفكر-بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م، ج5، ص239.
Al-Dar-ul-Mukhtar,Ibn Aabdin,Al-Dumshiqi.vol.5, pg .239.

شریعت مطہرہ نے بالوں میں کنگھی کرنا، جسم کو صاف ستھرا رکھنا ار جمال اختیار کرنا محمود فعل قرار دیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من كان له شعر فليكرمه"[56]

جس کے بال ہوں وہ انہیں خوب سنوار کے رکھے۔

لیکن نبی صل اللہ علیہ وسلم نے ہے بالوں کو جھڑنے اور خلقت حقیقی میں تبدیلی سے بھی منع فرمایا ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ شریعت میں پرانے بالوں کو زائل کرنا اور نئے بال اگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## بالوں کو زائل کرنا

فقہاء کا اتفاق ہے کہ زیر ناف اور بغلوں کے بال صاف کرنا مشروع ہے[57]۔ان کے نزدیک سینے، پیٹ اور اطراف کے بال صاف کرنا مکروہ ہے[58]۔اسی طرح عورتوں کے بال مونڈنا، قزع بنانا یا ڈاڑھی کے بال کاٹنا بھی مکروہ ہے۔اسی طرح بڑھاپے پر دلالت کرنے والے بال صاف کرنا بھی مکروہ ہے[59]۔

ہاں بچوں کے موروثی طور پر یا مرض کی وجہ سے بال سفید ہو یا گھنے ہوں اور کوئی خطرہ لاحق نہ ہو تو ان بالوں کا علاج کرنا جائز ہے۔کیونکہ یہ سرجری:

1. تداوی کے لیے اذن عام میں داخل ہے۔
2. ایسے بالوں کا بڑھانا خلقت میں خرابی اور معنوی ضرر کو مستلزم ہوتا ہے۔
3. اس میں تغییر فی خلق اللہ نہیں ہے۔
4. اس میں دھوکہ اور تدلیس وغیرہ بھی نہیں ہے۔

یہی حکم گھنے بالوں کے بارے میں ہے۔

---

[56] سنن أبي داود، كتاب الترجل، باب في إصلاح الشعر، ج6، ص240، حديث نمبر 4163.
Sinan Abi Dawood,kitab Al-Tarajal,Al Shaar,vol.6,pg 240, hadith No4163.

[57] الفتاوى الهندية، ج5، ص358.
Al-Fatawi Hindhi,vol.5,pg .358.

[58] الفتاوى الهندية، ج5، ص358.
Al-Fatawi Hindhi,vol.5, pg. 358

[59] الفتاوى الهندية، ج5، ص359، القوانين الفقهية، ص435، ، المغني، ج1، ص105.
Al-Fatawi Hindhi ,vol.5,pg 359, Al-Qawani Al-Fiqiyah,pg . 435 ,Al-Mughni,vol.1,p 105.

## کان اور ناک کو چھدوانا

کانوں میں بالیاں ڈالنے اور ناک میں کوکا ڈالنے کے لیے ان میں سوراخ کرنے کا طریقہ کئی صدیوں سے رائج ہے۔عام طور پر بچے کی ولادت کے چند سال بعد اسکی مائیں اور بہنیں زیورات وغیرہ ڈالنے کے لیے کان چھیدتی ہیں۔ اور بعض جگہوں پر ناک کو بھی چھیدا جاتا ہے۔بچوں کے ناک چھیدنا بالاتفاق منع ہے اور بچیوں کی ناک چھیدنے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

احناف اور حنابلہ[60] جواز کے قائل ہیں۔ فتاوی ہندیہ میں مذکور ہے:

"ولا بأس بثقب آذان الأطفال من البنات لأنهم كانوا يفعلون ذلك في زمان رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم" [61] "بچیوں کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ (صحابہ کرام) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایسا کرتے تھے" اور رد المختار میں ہے: "لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات" [62] "بچیوں کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں" ان کا استدلال ابن عباس کی اس حدیث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ حضرت بلال بھی آپکے ہمراہ تھے۔ آپ نے عورتوں کو وعظ ونصیحت کی۔ انہوں نے اپنی بالیاں، انگوٹھیاں اتار کر رکھ دیں حضرت بلال ان کو اٹھا کر کپڑے میں جمع کرتے جاتے[63]۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عورتیں اپنے کانوں میں بالیاں پہنتی تھیں۔

شوافع[64] اور ایک روایت کے مطابق حنابلہ[65] عدم جواز کے قائل ہیں۔یہی مذہب ابن جوزی کا ہے[66]۔

---

[60] كتاب الفروع، محمد بن مفلح، شمس الدين المقدسي الراميني ثم الصالحي الحنبلي (المتوفى: 763هـ)، بتحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى 1424 هـ - 2003 مـ، ج1، ص158.

Kitab Al-Farooa , Muhammad Bin Muflah vol.1,pg 158.

[61] الفتاوى الهندية، الناشر: دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ، ج5، ص357-

Al-Fatawi, Alhandiyah , Nashir , Dar Al-fikr,1310 AH, vol.5, pg 357.

[62] رد المحتار على الدر المختار، ابن عابدين، الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252هـ)، الناشر: دار الفكر-بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م، ج6، ص420.

Al-Dar Al-Mukhtar,Ibn Abdin,Al-Damshiqi, Al-Hanfivol.6,pg 420.

[63] صحيح البخاري، أبواب العيدين، باب موعظة الإمام النساء يوم العيد، ج2، ص21، حديث نمبر:978.

Sahih Al-Bukhari, Abwab ul abdin vol.2, pg 21, hadith No:978.

[64] مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج، شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشربيني الشافعي (المتوفى: 977هـ)، الناشر: دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى، 1415هـ - 1994م، ج6، ص143.

ان کا استدلال اللہ تعالی کے اس فرمان سے ہے : "وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ"[67] "انہیں سمجھاتا رہونگا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑتے رہیں گے"۔

کانوں وغیرہ میں سوراخ کرنا جسم گودنے کے مشابہہ ہے اسلیے اس پر قیاس کیا جائے۔ یہ عمل تغییر خلقت کو شامل ہے[68]۔

یہ بغیر کسی حاجت کے تکلیف دہ عمل ہے اور اس میں کسی قسم کا فائدہ بھی نہیں ہے[69]۔

جو جواز کے قائل ہیں وہ جواز والی احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک کانوں اور ناک کے سوراخوں کو وشم پر قیاس کرنا، قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ:

1. وشم سے ہونے والی تکلیف سوراخ سے ہونے والی تکلیف سے زیادہ ہوتی ہے۔
2. سوراخ سے ہونے والی تکلیف مامور بہ تزئین کے حصول کے لیے ہوتی ہے۔
3. سوراخوں سے ہونے والی تکلیف مشروع تزئین کے لیے ہے۔

اسی طرح ناک کو چھیدنا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس سے مقصود بت پرستوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا نہ ہو۔

---

Mughni Al-Muhataj ila-Marifat Muani Alfaz Al-Minhaj, ,vol.6, p 143.

65 كتاب الفروع، ج1، ص158.

Kitab Al-Farooa,vol.1, pg158.

66 المرجع السابق.

Al-Marjea'a Al-sabiq.

67 النساء:119-

Al-Nisaa:119.

68 أحكام النساء، عبد الرحمن بن علي ابن الجوزي، بتحقيق عبدالقادر أحمد عبد القادر- المنصورة: دارالوفاء 1989 م، ص116-117.

Al-Nisa, Abdul rehman Bin Ali Ibn Al-Jawzi,Abdul Qadir Al-Mansoura:Daar Al-Ufaa 1989AD, pg 116-117.

69 مغني المحتاج، ج6، ص143.

Al-Mughni Al-Muhtaj ,vol.6, p 143.

## پھولی ہوئی رگوں کا علاج کرنا

یہ رگوں کے پھولنے کی عام بیماری ہے۔ ٹانگوں میں دو قسم کی نالیاں پائی جاتی ہیں۔ پہلی قسم کی نالیاں جلد کے بالکل قریب ہوتی ہیں جبکہ دوسری ٹانگ کے اندر خون کی بڑی نالیوں کے ساتھ ہڈیاں اور پٹھوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ اس مرض کی چند اہم وجوہات میں حمل، زچگی، عمر کا 50 سال سے زائد ہونا، زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کا معمول، موٹاپا اور موروثیت ہیں۔ خواتین میں یہ بیماری مردوں کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے[70]۔

جسم میں درد اور ٹانگوں کے عدم استحکام کا علاج پھولی ہوئی رگون کو کاٹ کر یا لیزر شعاعوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سرجری جسمانی اور نفسیاتی تکلیف دور کرنی کی لیے بطور علاج جائز ہے۔

## عمل جراحی برائے ختنہ

وہ سرجری جس میں مرد کے عضو خاص کی اس چمڑی کو جو حشفہ کو چھپائے ہوتی ہے، اور عورت کے فرج کے اعلی حصے کے ادنی جز کو کاٹا جاتا ہے[71]۔

سرجری برائے ختنہ مشروع ہے اور سنن فطرت میں سے ہے اس کے بارے میں فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مرد و عورت دونوں پر واجب ہے[72]۔ بعض کے نزدیک سنت ہے[73] اور بعض کے نزدیک مرد پر واجب ہے اور عورت کے لیے مستحسن ہے[74]۔

ہر فریق کی اپنی دلیل ہے۔ اختلاف کا منشا بعض دلائل ہیں اسکا حکم وجوب اور استحباب ہے۔

جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے: **"واذابتلى إبراهيم ربه"**[75] " اور جب ابراہیم کی اسکی پروردگار نے چند باتوں میں آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے" کہا گیا ہے ان میں سے ایک ختنہ کرانا بھی ہے۔ اور "أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

---

70 http://shifanews.com/پھولی-ہوئی-رگیں

71 احکام الجراحةالطبية، ص159.

Al-Jarrah Al-Tabiyyah,p 159.

72 جیسا کہ شوافع، حنابلہ اور بعض شوافع کے نزدیک ہے۔

As is the case with the Shufa'is, Hanbalis and some of the Shufa'is

73 جیسا کہ احناف اور بعض مالکیہ کے نزدیک ہے۔

As per the Hanaf and some Malikis.

74 جیسا کہ بعض مالکیہ اور اصحاب ظواہر کے نزدیک ہے۔

As some of the Malikis and Companions of Zawahir believe.

إِبْرَاهِيمَ"[76] کہ آپ ملت ابراہیم کی پیروی کریں"۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے"من أسلم فليختتن"[77]۔"جو شخص اسلام قبول کرے وہ ختنہ بھی کروائے"۔

"الختان سنة للرجال مكرمة للنساء"[78] "ختنہ مردوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے پسندیدہ ہے"۔

**اعضاء کی خوبصورتی کے لیے پلاسٹک سرجری / برائے شکل سازی اعضاء**

بڑھاپے کے آثار زائل کرنے کے لیے سرجری:

1. وشم
2. جسم سے چربی کو نکالنا
3. کیمیکل پیلنگ
4. جسم گودوانا
5. چہرے اور گردن سے جھریاں دور کرنا

**اس سرجری کا حکم:**

یہ حرام ہیں کیونکہ ان میں تغییر خلقت ہے نیز:

1. اس سے اللہ تعالی کی تقسیم حسن پر راضی نہ ہونا لازم آتا ہے۔یہ ان احادیث کے زمرے میں آتا ہے جن میں جسم گودوانا، ابرؤوں کو نوچ کر باریک بنانے، اپنے دانت باریک کرنے، بال جوڑ کر لمبے کرنے سے منع کیا گیا ہے۔اس تغییر کو ان پر قیاس کیا جائے گا۔

---

[75] البقرة 124.

Al-Baqarah 124.

[76] النحل:123.

Al-Nahal:123.

[77] الشوكاني، محمد بن علي بن محمد بن عبد الله اليمني (المتوفى: 1250هـ)، نيل الأوطار، تحقيق: عصام الدين الصبابطي، دار الحديث، مصر، الطبعة: الأولى، 1413هـ - 1993م، ج1، ص145.

[78] مسندأحمد، ج34، ص319، حديث نمبر 20719.

Masnad Ahmed,vol.34, pg . 319 ,hadith No 20719.

2. اس میں دھوکہ اور تدلیس کا پہلو موجود ہے اور اس سے تبدیلیٔ خلقت لازم آتی ہے۔
3. یہ عمل بہت سے خطرات سے خالی نہیں ہے۔
4. بعض احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم چھیلنے سے منع فرمایا ہے۔
5. اس عمل میں بغیر کسی داعی اور ضرورت کے شرم گاہ کو چھونا اور دیکھنا لازم آتا ہے۔

حاصلِ کلام:

بعض ایسی سرجریاں بھی ہیں جو ان ابواب میں شامل نہیں۔ جیسے جنس کو تبدیل کرنا کہ یہ بلاشک و شبہ حرام ہے کیونکہ شریعت میں تغییر خلقت اور تشبہ بالجنس سے منع کیا گیا ہے۔ اور یہ جسم کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی سنت، فطرت اور قوانین کائنات کے جھٹلانے کو مستلزم ہے۔